[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمی

رام اوتر اور دیگران

بنام

رام دھانی اور دیگران

26 ستمبر 1996

[این پی سنگھ اور فیضن ادد ین، جسٹسز]

یو۔پی۔زمیندار کے خاتمے اور زمینی اصلاحات ایکٹ، :1950

دفعہ 18 — ہندو غیر منقسم خاندان — بیوہ کو 1932 میں ایک سمجھوتے کے تحت دیکھ بھال کے لیے زمین دی گئی — اتپر یورتن کا اثر ہوا — 6.4.1956 کو فروخت کے عمل پر عمل درآمد کرنے والی بیوہ — خاندان کے دیگر افراد کی طرف سے اس بنیاد پر زمین کی فروخت کو چیلنج کیا گیا کہ اس کا محدود مفاد تھا زمینوں میں — اسی دوران استحکام کی کارروائی شروع ہوئی — استحکامہ آفیسر اور سیٹلمینٹ آفیسر (استحکام) نے زمین کی منتقلی کے بیوہ کے حق کو برقرار رکھا — نظر ثانی میں ڈپٹی ڈائریکٹر استحکامہ نے احکامات کو ایک طرف کر دیا — ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن میں کہا کہ بیوہ نے ایکٹ کے دفعہ 18 کے تحت مکمل حق حاصل کر لیا ہے ایکٹ کے 18 — اپیل کنندگان نے دعوی کیا کہ دفعہ 11 اور دفعہ 18 اس کیس میں لاگو نہیں ہوگا — بیوہ کو 1932 میں سمجھوتہ کی بنیاد پر زمین ملی اور اس طرح ہائی کورٹ نے بجا طور پر کہا کہ دفعہ 18 کی وجہ سے وہ بھومیدھر بن گئی زمین کی.

یو۔پی۔کنسالڈیشن آف ہولڈنگز ایکٹ، :1953

دفعہ 48 ترمیم — ہولڈ، دفعہ 115 سی پی سی کے برعکس قانونی نظر ثانی کے تحت اختیار کتنی ہی وسیع ہو سکتی ہے، پھر بھی اختیار کا استعمال کرتے ہوئے متعلقہ اتھارٹی اپیل عدالت کے طور پر کام نہیں کر سکتی ہے تا کہ حقائق کے سوال پر نتائج ریکارڈ کرنے کے لیے شواہد کی دوبارہ تعریف کی جا سکے — ڈپٹی ڈائریکٹر آف استحکام کا حکم صرف اسی بنیاد پر الگ کرنے کا ذمہ دار تھا۔

رام جی دکشت اور دیگر بنام بھریگو ناتھ اور دیگر [1968] 2 ایس سی آر 767، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1982: کی دیوانی اپیل نمبر 1803۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے C.M.W.P کے فیصلے اور حکم سے۔ 1973 کا نمبر 7828۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس بی سنیل، جی جی اپادھیائے اور آر ڈی اپادھیائے

جواب دہندگان کے لیے جے پی گوئل، آر پی گوئل اور کے کے گپتا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

1911 میں محترمہ پھولا کے شوہر سیجتی کا مشترکہ حالت میں انتقال ہو گیا۔ مذکورہ محترمہ پھولا اپنے شوہر کے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ خاندان کی رکن بنی رہیں۔ خاندان میں ایک تنازعہ پیدا ہوا اور 8 فروری 1932 کو ایک سمجھوتہ کیا گیا جس میں اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ محترمہ پھولا جو خاندان میں بیوہ تھیں، کو دیکھ بھال کے لیے کچھ زمینیں دی جائیں۔ اس کا نام آمدنی کے ریکارڈ میں بھی تبدیل کیا گیا تھا۔

مذکورہ پھولا نے 6 اپریل 1956 کو مدعا علیہان کے حق میں زیر بحث زمینوں کے سلسلے میں فروخت کے معاہدوں پر عمل درآمد کیا۔ 1966 میں ان کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد اپیل گزاروں نے اعلامیے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ مذکورہ جائیداد میں صرف محدود دلچسپی رکھنے والی محترمہ پھولا اسے جواب دہندگان کے حق میں منتقل نہیں کر سکتی تھیں۔ یو پی کنسولیڈیشن آف ہولڈنگز ایکٹ توضیعات کے تحت نوٹیفکیشن جاری ہونے کے پیش نظر یہ مقدمہ ختم کر دیا گیا۔ اس کے بعد، وہی سوال جو استحکامہ آفیسر کے سامنے اٹھایا گیا کہ آیا منتقلی محترمہ پھولا کے ذریعے جواب دہندگان کے حق میں کی جا سکتی تھی یا نہیں۔ استحکامہ آفیسر نے زیر بحث زمینوں کی منتقلی کے لیے محترمہ پھولا کے حق کو برقرار رکھا۔ اپیل گزاروں کی جانب سے سیٹلمنٹ آفیسر (استحکام) کے سامنے دائر اپیل کو بھی اسی نتیجے کے ساتھ خارج کر دیا گیا۔ تاہم، اپیل گزاروں کی جانب سے نظر ثانی کی درخواست دائر کیے جانے پر، ڈپٹی ڈائریکٹر، کا ستحکام نے استحکامہ آفیسر اور سیٹلمنٹ آفیسر (استحکام) کے ذریعے منظور کردہ احکامات کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس کے بعد، عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہان کی جانب سے ایک رٹ پٹیشن دائر کی گئی۔ عدالت عالیہ کے ایک فاضل جج نے یو پی زمیندار ابیولیشن اینڈ لینڈ ریفارمز ایکٹ، 1950 (جسے اس کے بعد لینڈ ریفارمز ایکٹ کہا جائے گا) توضیعات اور ہندو جانشینی ایکٹ (جسے اس کے بعد جانشینی ایکٹ کہا جائے گا) توضیعات پر غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ جانشینی ایکٹ توضیعات کے نافذ ہونے سے پہلے ہی محترمہ پھولا نے لینڈ ریفارمز ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت مطلق حق حاصل کر لیا تھا جس کی بنیاد پر وہ جواب دہندگان کو جائز حق سے آگاہ کر سکتی تھیں۔ عدالت عالیہ نے عدالت عالیہ کے سامنے اٹھائے گئے دلائل کے سلسلے میں جانشینی ایکٹ توضیعات کے اثرات پر بھی غور کرنے کے لیے آگے بڑھا کہ جو زمینیں محترمہ پھولا کو دیکھ بھال کے لیے دی گئی تھیں، وہ پہلے سے موجود حق کے بدلے میں تھیں۔

اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے یہ موقف اختیار کیا کہ موجودہ معاملے میں لینڈ ریفارمز ایکٹ کی دفعہ 11 پر توجہ دی جائے گی نہ کہ دفعہ 18 پر۔ لینڈ ریفارمز ایکٹ کی دفعہ 11 اور دفعہ 18 کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے :

"دفعہ 11 سر یا کھڑ کشت دیکھ بھال الاؤنس کے بدلے میں الاٹ کیا گیا دفعہ 10 میں کسی بھی چیز کے باوجود، جہاں سر یا

کھڑ کشت کو سر یا کھڑ کشت ہولڈر نے دیکھ بھال الاؤنس کے بدلے کسی شخص کو الاٹ کیا ہے، ایسے شخص کو اس وقت تک زمین پر قبضہ کرنے کا حقدار سمجھا جائے گا جب تک کہ دیکھ بھال الاؤنس کا حق برقرار رہے۔

دفعہ 18 کچھ زمینوں کا کاشتکاروں کے بچولیوں کے ساتھ بھومی دھر کے طور پر تصفیہ (1) دفعہ 10، 15، 16 اور 17 توضیعات کے تابع تمام زمینیں—

(a) کسی ثالث کے قبضے میں یا اس کے قبضے میں یا اس کے پاس سر، خود کش یا کسی ثالث کے باغ کے طور پر رکھا ہوا سمجھا جاتا ہے۔

(b) اودھ میں کسی مستقل کرایہ دار کے ذریعہ یا اس کی ذاتی کاشت کے طور پر منعقد کیا جاتا ہے،

(c) ایک مقررہ شرح کرایہ دار یا کرایہ سے پاک گرانٹی کے زیر انتظام،

یا

(d) اس طرح منعقد کیا گیا—
(i) ایک قبضہ کرایہ دار،
(ii) موروثی کرایہ دار،
(iii) دفعہ 17 میں مذکور کرایہ دار یا پٹا داوی یا استماری،

ہولڈنگ کو فروخت کے ذریعے منتقل کرنے کا حق حاصل کرنا،

(e) ایک گروو ہولڈر کے زیر اہتمام،

ویسٹنگ کی تاریخ سے فوراً پہلے کی تاریخ کو ریاستی حکومت کے ذریعہ ایسے ثالث، کرایہ دار، کرایہ دار، گرانٹی یا گروو ہولڈر کے ساتھ تصفیہ سمجھا جائے گا، جو اس ایکٹ توضیعات کے تابع، اس کے بھومی دھر کے طور پر قبضہ کرنے یا برقرار رکھنے کا حقدار ہوگا۔

"...................

دفعہ 18(1) کے سادہ پڑھنے پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تمام زمینیں جو بطور ثالث سر یا خود کش کے قبضے میں ہیں، ملکیت کی تاریخ سے فوراً پہلے کی تاریخ کو ریاستی حکومت کے ذریعے ایسے ثالث کے ساتھ طے شدہ سمجھی جائیں گی۔ عدالت عالیہ کی رائے تھی کہ چونکہ محترمہ پھولا زیر ملکیت ہونے کی تاریخ سے فوراً پہلے کی تاریخ کو زیر بحث زمینوں کی ملکیت میں تھیں، اس لیے یہ سمجھا جائے گا کہ ریاستی

حکومت نے دفعہ 18(1) کے پیش نظر ان کے ساتھ تصفیہ کیا ہے اور انہیں اسی زمین کو برقرار رکھنے کا حق حاصل ہے جو بھومی دھر کے پاس ہے۔

اپیل گزاروں کی جانب سے اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ محترمہ پھولا کو ثالث نہیں سمجھا جائے گا تاکہ دفعہ 18(1) کا فائدہ اٹھایا جا سکے۔ استحکامہ آفیسر، سیٹلمنٹ آفیسر (استحکام) اور عدالت عالیہ نے اس مفروضے پر پیش قدمی کی ہے کہ سال 1932 میں سمجھوتے کے بعد محترمہ پھولا نے ان زمینوں پر قبضہ کر لیا جو خاندان میں سمجھوتے کی بنیاد پر دیکھ بھال کے بدلے متنازعہ موضوع ہیں۔ خاندان مشترکہ تھا۔ اس بات کا کوئی سراغ نہیں ہے کہ بعد میں کسی بھی مرحلے پر کوئی تقسیم ہوئی تھی۔ اس طرح، یہ سمجھا جائے گا کہ محترمہ پھولا مشترکہ خاندان کی رکن بنی رہیں جو کہ لینڈ ریفارمز ایکٹ توضیعات کے معنی میں تسلیم شدہ طور پر ایک ثالث تھی۔ اس پس منظر میں، ہمارے مطابق دفعہ 18(1) کو مکمل طور پر راغب کیا گیا تھا اور اس کی بنیاد پر یہ سمجھا جائے گا کہ جس زمین پر وہ سر یا خود کش کے طور پر قابض تھی اسے ریاستی حکومت نے اس کے ساتھ آباد کیا تھا اور وہ بھومی دھر کے طور پر قبضہ برقرار رکھنے کی حقدار تھی۔

اس عدالت نے رام جی دکشت اور ایک اور بنام بھریگ ناتھ اور دیگر کے معاملے میں [1968] 2 ایس سی آر 767 میں رپورٹ کردہ لائف اسٹیٹ رکھنے والی بیوہ کے سلسلے میں لینڈ ریفارمز ایکٹ توضیعات کے دائرہ کار پر غور کیا ہے اور فیصلہ دیا ہے کہ لینڈ ریفارمز ایکٹ توضیعات کے پیش نظر وہ بھومی دھر سمجھی جائے گی۔ قابل وکیل نے یہ کہہ کر فیصلے میں فرق کرنے کی کوشش کی کہ اس معاملے میں زمین بیوہ کو اس کے شوہر سے براہ راست منتقل کی گئی تھی نہ کہ کسی سمجھوتے کی بنیاد پر۔ ہمارے مطابق اس فیصلے کے تناسب کو اس بنیاد پر الگ نہیں کیا جا سکتا۔

عدالت عالیہ نے اپیل گزاروں کے اس موقف کو صحیح طور پر مسترد کر دیا ہے کہ چونکہ محترمہ پھولا نے دیکھ بھال کے ذریعے زمین حاصل کی تھی اس لیے یہ ایکٹ کی دفعہ 11 کے تحت آئے گی اور اس کے حوالے کرنے کے بعد وہ بھومی دھر نہیں بلکہ آسامی سمجھی جائے گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ 11 کا اطلاق اس صورت میں ہوگا جہاں سر یا کھڑ کشت زمینوں کا مالک دیکھ بھال الاؤنس کے بدلے ایسی زمین کسی شخص کو الاٹ کرتا ہے۔ موجودہ معاملے میں، محترمہ پھولا نے یہ زمینیں سال 1932 میں کیے گئے سمجھوتے کی بنیاد پر حاصل کیں اور اس پر ان کا قبضہ تھا۔

ہمیں حیرت ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر نظر ثانی کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے حقیقت کے تمام سوالات میں کیسے داخل ہوا اور خالص قیاس آرائی پر اس نتیجے پر پہنچا کہ اس عدالت سامنے اپیل گزاروں کو 1932 سے زمینوں کا قبضہ سمجھا جائے گا۔ اس عدالت نے بار بار اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ قانونی نظر ثانی کے تحت اختیار چاہے کتنا ہی وسیع ہو، مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 115 کے برعکس ہو سکتا ہے، پھر بھی اس اختیار کا استعمال کرتے ہوئے متعلقہ اتھارٹی اپیل عدالت کے طور پر کام نہیں کر سکتی ہے تاکہ حقائق کے سوالات پر نتائج ریکارڈ کرنے کے لیے ریکارڈ پر موجود شواہد کی دوبارہ تعریف کی جا سکے۔ ہمارے مطابق، عدالت عالیہ کو صرف اسی بنیاد پر ڈپٹی ڈائریکٹر کے حکم کو کالعدم قرار دینا چاہیے تھا اور کنسولیڈیشن آفیسر اور سیٹلمنٹ آفیسر (استحکام) کے حکم کو بحال کرنا چاہیے تھا۔ ہم عدالت عالیہ کے ذریعے اخذ کردہ نتائج سے قرارداد ہیں۔ اس کے مطابق، یہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

آر۔پی۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document